

نڈھال جان کو نئی زندگی ملی

نمبر: 3510

ایک خطبہ

چہار شنبہ، 4 مئی، 1916 کو شائع ہوا

مبلغ: سی۔ ایچ۔ سپرجن

جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن

"جب میری جان میرے اندر بے ہوش ہوئی، میں نے خُداوند کو یاد کیا۔"

یوناہ 7:2

جب انسان کو پہلی بار خلق کیا گیا، اُس وقت اُس کے دل میں خُدا کو بھول جانے کا کوئی خوف نہ تھا، کیونکہ اپنے خالق سے رفاقت رکھنا ہی اُس کا اعلیٰ ترین اعزاز اور خوشی تھی۔
خُداوند خُدا باغ میں دن کے ٹھنڈے وقت چلتا تھا، اور آدم کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ وہ اپنے خُدا کے ساتھ گفتگو کرے—شاید فرشتوں سے بھی زیادہ قرب کے ساتھ۔
لیکن وہ مقدس ہم آہنگی کا سلسلہ انسان کی نافرمانی اور اُس کے ہولناک گناہ سے بے دردی سے ٹوٹ گیا۔
جب سے ہمارے پہلے والدین نے اُس منع کیے ہوئے پہل کا ذائقہ چکھا، جس نے موت کو دنیا میں داخل کیا اور اُس کے ہمراہ ہر قسم کی آفتیں لے کر آیا، تب سے انسان کی نسل فطرتاً خُدا کو بھولنے پر مائل ہو گئی۔
جسم و خون کی بدطینت رغبتوں نے انسان کو اُس کے خالق کو یاد رکھنے سے روک دیا ہے۔

خُدا کا بنی اسرائیل کے خلاف شکوہ ساری بنی آدم کے خلاف فردِ جرم ہے
اے آسمان، سُن، اور اے زمین، کان لگا! میں نے بیٹے پالے اور بڑھائے، پر وہ میرے خلاف سرکش ہو گئے۔ بیل اپنے مالک کو "پہچانتا ہے، اور گدھا اپنے آقا کی چرنی کو؛ لیکن اسرائیل کچھ نہیں جانتا، میرے لوگ نہیں سوچتے۔"
انسان نادان ہے، کہ وہ اعلیٰ ترین بھلائی سے روگردانی کرتا ہے۔
انسان شریر ہے، کہ وہ کامل پاکیزگی سے منہ موڑتا ہے۔
انسان دنیا دار ہے، کہ وہ خُدا کی بادشاہی اور آنے والی حیات کو فراموش کرتا ہے۔
انسان ضدی ہے، کہ وہ اپنی بے کار خیال آرائیوں کی پیروی کرتا ہے، اور سرکشی کے ساتھ خُدا کے مقابل ہو جاتا ہے، تاکہ اپنی آوارہ خصلتوں کی تسکین کرے۔

کسی انسان کو اُس کی خطا کا قائل کرنا، اُس کے بُرے اعمال سے باز رکھنا، اُسے راستبازی کی راہوں پر واپس لانا—یہ بغیر کسی شدید مصیبت یا گہری آزمائش کے شاذ و نادر ہی ممکن ہوتا ہے۔
بے شک کچھ لوگ نرم طریقوں سے خُدا کی طرف کھینچے جاتے ہیں؛ وہ مہربان لیکن قوی بندھنوں کے ذریعے لے آئے جاتے ہیں۔

تاہم، لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت ایسی بھی ہے جن پر یہ نرم رشتے کچھ اثر نہیں کرتے۔
اُن کے ساتھ نرمی برتنا بے فائدہ ہوتا ہے؛ انہیں سختی سے سنبھالنا لازم ہوتا ہے۔
اُن کے دل قفل سے نہیں کھلتے، انہیں مقدم سے توڑنا پڑتا ہے—بلکہ بعض اوقات دیواروں کو توپوں سے گرانے پڑتا ہے۔

کچھ دل ایسے ہیں جو صرف تند طوفان سے ہی خُدا کے لیے فتح ہو سکتے ہیں۔
خُدا کی شریعت کو تلوار ہاتھ میں لے کر اُن کے قلعوں پر چڑھائی کرنی پڑتی ہے۔
خُدا کے کلام کی گرجدار آواز سے اُن کے بھروسے کی دیواروں کو گرانے پڑتا ہے، اور اُن کے فخر کے قلعوں میں دراڑیں ڈالنی پڑتی ہیں۔
لیکن پھر بھی وہ لڑتے رہتے ہیں، اور بار نہیں مانتے، جب تک کہ وہ آخری حد پر نہ پہنچ جائیں—یا تو فوراً جھک جائیں، یا ہمیشہ کے لیے ہلاک ہو جائیں۔
ایسے لوگوں کے ساتھ میں خاص طور پر مخاطب ہونا چاہتا ہوں۔

ایسے لوگ موجود ہیں جو خُدا کو اُس کے جاننے کے بعد بھول گئے ہیں، اور وہ بڑی مصیبت کے بغیر واپس نہیں لائے جا سکتے۔

اور کچھ وہ ہیں جنہوں نے کبھی خُدا کو جانا ہی نہیں، اور وہ اُس کے بارے میں کبھی نہ سوچیں گے، جب تک کہ کوئی مصیبت انہیں اُن کی عقل کے اختتام پر نہ لے جائے—جیسے وہ بیٹا جس نے پردیس میں قحط پڑنے پر فاقوں سے مجبور ہو کر باپ کے گھر کی راہ لی۔

چنانچہ سب سے پہلے میں تنبیہ کرنے چلا ہوں

I

گمراہ لوٹنے والے کے ساتھ :

تاہم، اے عزیزو، اس مضمون میں تمہارے ساتھ داخل ہونے سے پہلے، اجازت دو کہ میں اُن اشخاص کا کچھ اور وضاحت سے حال بیان کروں، جن سے میں خطاب کرنا چاہتا ہوں۔
نام پکارنے کی حاجت نہیں، اگر ہم تمہاری خصلت کو بیان کر دیں اور تمہارے چال چلن کی تصویر کھینچ دیں تو یہی کافی ہوگا۔

تم میں سے بعض وہ ہو، جو برسوں پہلے کلیسیا کے رُکن ہوا کرتے تھے، لیکن آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے گئے اور تمہاری روش ایسی لاپرواہی کی ہو گئی کہ یہ تعجب ہے کہ تم ابھی تک اپنے گناہ میں ہلاک نہ ہوئے۔

تم نے ابتدا میں بھلا دوڑ لگائی، اور ایک مدت تک راہ راست پر قائم رہے؛
لیکن اب کہاں ہو؟

پس، تُو اِس وقت خُدا کے گھر میں موجود ہے، اور میری اُمید ہے بلکہ میری دُعا ہے کہ خُدا کا وہ مقررہ وقت اُن پہنچا ہے جب وہ تجھ سے ملاقات کرے اور تجھے واپس لے آئے۔
یوناہ کی بابت جو کچھ ہم بیان کرتے ہیں، اُس کو تُو اپنے دل پر لا،
اگر وہ بات تجھ پر صادق آتی ہو، تو اُسے قبول کر،
خواہ وہ احمقوں کا تاج ہی کیوں نہ ہو۔ اُسے پہن
یہاں تک کہ شرمندگی تجھے اپنی حالت کا اقرار کرنے پر مجبور کرے
اور تُو اُس خُدا کے حضور اپنی حماقت کو مان لے
جو اپنی قدرت سے اُس کو دُور کر کے تجھے نجات کی حکمت عطا کر سکتا ہے۔

اے عزیزو، توجہ دو کہ یوناہ نے خُداوند کو یاد تو کیا
مگر کب؟ جب وہ مچھلی کے پیٹ میں اُتارا گیا
بلکہ تب بھی جب اُس کی جان اُس میں نڈھال ہو گئی۔
جب وہ یاپو کو روانہ ہوا تاکہ جہاز پائے، اُس وقت نہ خُدا یاد آیا،
جب وہ جہاز پر سوار ہوا، تب بھی خُدا کو یاد نہ کیا۔

اُس کے مالک نے اُس سے فرمایا تھا:
"یوناہ، نینوہ کو جا"

لیکن وہ ضدی اور اپنی مرضی پر چلنے والا شخص تھا۔
خُدا کا سچا نبی اور بندہ ہونے کے باوجود
وہ خُداوند کے حضور سے بھاگ نکلا۔

نینوہ جانا اُس نے اپنے دل میں نہ ٹھانا،
کیونکہ اُس کو اُس سفر میں اپنی عزت کا کوئی سامان نظر نہ آیا
نہ اپنی شہرت میں اضافہ
نہ ان مغرور اسوریوں میں عزت پانے کی اُمید۔

پس اُس نے صریح نافرمانی میں یاپو کا قصد کیا
جہاز لیا تاکہ خُدا کے حضور سے بھاگ جائے۔
اُس نے کرایہ ادا کیا
—اور ترسیس کی راہ میں دریا پر روانہ ہوا
لیکن اِس تمام مدت میں اُس نے خُدا کو یاد نہ کیا۔

اور کیا بعید ہے کہ اِس جماعت میں کوئی عورت ہو
جو پہلے خُداوند یسوع کی کلیسیا کی رُکن تھی
مگر اُس نے ایک بے دین مرد سے بیاہ کر لیا۔

پھر نہ کلیسیا میں جانا باقی رہا،
نہ خُدا کے گھر کی طرف کوئی رغبت؛
ہفتے کے دن تو کاروبار چلتا رہا،
اور اتوار کو یا تو دکان کھلی رہی،
یا گھر میں کوئی دعوت رہی
یا دیہات کی سیر و تفریح۔

یہ سب کچھ اُس کے لیے خوشگوار تھا۔
ضمیر کی پہلی چپھن رفتہ رفتہ مدہم ہوئی،
اور عادت نے گناہ کو معمول بنا دیا،
یہاں تک کہ برسوں گزر گئے
اور وہ عورت، جو کبھی مسیح کی سچی خادمہ دکھائی دیتی تھی
—اب بے فکری اور بے اعتنائی میں جیتی ہے
بلکہ کبھی کبھار تو بے دینی میں بھی۔

شاید اُس نے دُعا کو بالکل ترک نہ کیا ہو،
نہ وہ مسیح کی دشمن بنی ہو،
نہ اُس کے لوگوں سے نفرت کی ہو
پھر بھی، خُدا کو وہ بھول گئی۔
جب تک کاروبار چمکتا رہا،
شوہر صحت مند رہا،
اور دنیا کی مسکراہٹ اُس پر رہی
خُدا کی کبھی یاد نہ آئی۔

اور کیا میں خطا پر ہوں اگر یہ گمان کروں
کہ یہاں ایک مرد بھی موجود ہے
جو اپنی جوانی میں دین کا بڑا جوشیلہ دعویدار تھا
اور خُدا سے ڈرنے والوں کا ساتھی؟

لیکن کچھ عرصہ بعد
—ایک چالاک ذریعہ مال کمانے کا نظر آیا
جو محنت یا دیانت داری سے بڑھ کر تھا۔
پس اُس نے ایک سوداگرانہ منصوبہ اپنایا
جس نے اُس کی دینداری کی جڑ کھود ڈالی۔

نئے کاروبار نے نئے ہم نشین دیے،
اور اُن کی صحبت میں اُس نے پرانی صداقت کو دبا دیا۔
اور چونکہ وہ ریاکاری نہ کرنا چاہتا تھا
اُس نے دین کا دعویٰ ہی چھوڑ دیا۔

شاید مہینوں ہو گئے ہیں کہ وہ خُدا کے کسی گھر میں آیا ہو
اور اب بھی، شاید وہ شناخت سے بچنا چاہتا ہو۔
وہ محض اس لیے آیا کہ
دیہات سے ایک دوست اُسے یہ مقام دکھانے
اور واعظ کی باتیں سنانے لے آیا۔

آہ! اے میرے عزیز صاحب، یہ کیسا عجب معاملہ ہے—اگر تُو واقعی خُدا کا فرزند ہے
تو تُو کیسے اُس کے خلاف ایسی راہ پر چل سکا، جیسی کہ تُو نے اختیار کی؟
تو بھی، یونہی نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

کیا میں اُس کی مثال تیرے سامنے اس لیے پیش کرتا ہوں کہ تجھے تسلی دوں؟
نہیں،
بلکہ اس اُمید پر کہ تُو اُس سخت ملامت کو اپنی جان پر لاگو کرے،
اور یوناہ کی مانند، توبہ کی طرف راغب ہو۔

جب تک جہاز سمندر کی سطح پر نرم روانی سے چلتا رہا،
یوناہ نے اپنے خُدا کو فراموش کیے رکھا۔
اگر تُو اُسے اُس جہاز کے بدترین مشرکوں میں دیکھتا
—تو تجھے کچھ فرق معلوم نہ ہوتا
وہ انہی کی مانند بدحال تھا۔

تاہم، راکھ میں ایک چنگاری باقی تھی
جسے وقت مقررہ پر خُداوند نے ہوا دے کر شعلہ بنایا۔
مبارک ہے تُو
اگر یوناہ کے تجربے کا یہ بہتر حصہ تیرے ساتھ بھی موافق ہو۔

یوناہ کی غفلت ایسی گلی اور سراسری تھی
کہ وہ اُس وقت بھی اپنے خُدا کو یاد نہ کر سکا
جب طوفان زور سے گرج رہا تھا
اور موجیں بپھر کر جہاز کو جھنجھوڑ رہی تھیں۔

بیچارے مشرک ملاح سب گھٹنوں کے بل گرے
اور رحم کی دعائیں کرنے لگے
مگر یوناہ تو جہاز میں گہری نیند سو رہا تھا
یہاں تک کہ وہ مُشرکانہ کپتان بھی اُس کی بے حسی سے حیران ہو گیا
اور پکارا: "تُو کیا کر رہا ہے، اے سونے والے؟
"کیا تجھے پروا نہیں کہ ہم سب ہلاک ہو جائیں گے؟"

پس وہ اُس کے پاس آیا
اور اُسے جھنجھوڑ کر ملامت کی
اور دریافت کیا کہ جب سب لوگ فریاد کر رہے ہیں
تو تُو کس طرح نیند لے سکتا ہے؟

اس نے کہا:
اُٹھ! اور اپنے خُدا سے دعا کر"

—یوناہ کو اُس کے خطرے اور فرض کی یاد دلائی گئی
اور وہ بھی ایک مشرک کی معرفت

اب شاید اِس مجلس میں بعض ایسے بھی ہوں جنہوں نے مصیبتوں کا انبار سہا ہے۔
کیا تیرا شوہر وفات پا چکا ہے؟
کیا تُو ایک تنہا عورت ہے، جس پر اپنے بال بچوں کا بوجھ آن پڑا ہے؟
یا تُو ایک رنٹوا مرد ہے، جو اُن بچوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے
جن پر پہلے فخر کیا کرتا تھا؟

ممکن ہے تیری آزمائش کسی اور صورت میں ہو۔
تیرا کاروبار تباہ ہو چکا ہو
تُو نے اُس سے بہت منافع کی امید باندھی تھی
مگر خسارہ در خسارہ اُٹھایا
یہاں تک کہ تیرا تھوڑا سا سرمایہ بھی بکھر کر رہ گیا۔

لیکن ان سب مصیبتوں کے دوران بھی
تُو نے خُدا کے بارے میں نہ سوچا۔

شاید تیرے بچے، ایک کے بعد ایک، تجھ سے چھن گئے
پھر بھی تُو نے خُداوند کو یاد نہ کیا۔
کیا واقعی یہ سچ ہے کہ خُدا تجھ سے محبت رکھتا ہے
اور اسی سبب سے وہ تجھے تنبیہ دیتا ہے؟

—میرے کلام پر دھیان دے
تُو نقصان پر نقصان اُٹھاتا رہے گا
یہاں تک کہ وہ سب کچھ کھو دے گا
جسے تُو قیمتی جانتا ہے
اور خود بھی موت کے دہانے پر پہنچ جائے گا۔
لیکن آخر کار وہ تجھے بچا لے گا۔

اگر تُو کبھی اُس کا تھا
تو وہ تجھے دوزخ میں نہیں جانے دے گا
!مگر آہ
تُو بڑی مشقت سے آسمان تک پہنچے گا۔
تُو بچا لیا جائے گا، مگر جیسے آگ میں سے نکالا گیا ہو۔
—تُو محض اپنے دانتوں کی کھال کے برابر بچے گا
—بمشکل نجات پائے گا
اور وہ راہ، جس سے تُو نجات پائے گا
تیرے لیے نہایت ہی ہولناک ہوگی۔

آہ! اے دوست
کاش تُو اُسی وقت پلٹ آتا
جب خُداوند تجھے نرمی سے مارتا ہے۔
یقین جان کہ اگر چھڑی کارگر نہ ہو
تو وہ کوڑے کی طرف اُٹے گا؛
اگر کوڑا بھی فائدہ نہ دے
تو وہ چھری اٹھائے گا؛
اور اگر چھری بھی تیرے دل کو نہ چیرے
تو وہ تلوار نکالے گا
اور تُو ضرور اُس کا درد محسوس کرے گا۔

کیونکہ جیسے خُدا ہے
وہ اپنے فرزند کو کھونے نہ دے گا۔
وہ اس فرزند کو کاٹ ڈالے گا
گو یا ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا
لیکن اُس کی جان کو نجات دے گا۔

وہ تیرے بدن کو بیماری سے کھوکھلا کرے گا
تجھے درد و کرب کے بستر پر ڈال دے گا
لیکن تجھے واپس لے آئے گا۔
آہ، کاش تجھے یہ فضل حاصل ہو
کہ تُو ان سخت ابتلاؤں سے پہلے
نرمی سے باز آ جائے

چنانچہ یونہی نے اس تمام عرصے میں خُدا کو یاد نہ کیا۔
اب جا کر جہاز چرچرائے لگا

اور ایسا لگا گویا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔
تب انہوں نے قرعہ ڈالا
اور قرعہ یوناہ پر نکلا۔

—اب وہ سمندر میں پھینکنے کو ہے
،اسی لمحے ایک بڑی مچھلی کا دبانہ کھلتا ہے
،پھر بند ہوتا ہے
اور وہ اسے نگل جاتی ہے۔

،اب میں کہاں ہوں؟" یوناہ کہتا ہے "
،جب وہ اُس خوفناک مخلوق کے حرکات سے نیچے کی طرف جاتا ہے
،یہاں تک کہ سمندری گھاس مچھلی کے اندر اُس کے سر سے لپٹ جاتی ہے
اور اُس کی زندگی فقط ایک معجزے کے سبب باقی رہتی ہے۔

—تب، ہاں تب
یوناہ کو اپنے خُدا کی یاد آتی ہے
"جب میری جان مجھ میں نڈھال ہو گئی۔"

اب اُس کی جان کیوں نڈھال ہوئی؟
،کیا یہ اِس لیے نہ تھا کہ اُس نے سوچا
اب میں ناامیدی کی حالت میں ہوں؟"
میں کبھی یہاں سے نہیں نکل سکوں گا۔
،یہ عجیب ہے کہ میں ڈوبا نہیں
یہ تعجب ہے کہ وہ عظیم جبرٹے مجھے چبا نہ گئے۔
!میں کیسی بے کس حالت میں ہوں
،اب تھوڑا ہی وقت رہ گیا ہے
—پھر مجھے مرنا ہی ہو گا
،اِس ہولناک فید میں
مچھلی کے پیٹ میں

—مجھے یقین ہے کہ یوناہ نے دل میں کہا ہوگا کہ ایسا حال کبھی کسی انسان پر نہ آیا تھا
کب کسی شخص نے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہ کر ایسی سختی جھیلی ہو؟
،کیسی بے کسی ہوگی، کیسی بے آسرا تنہائی
،کہ چاروں طرف صرف ٹھنڈا اور گہرا سمندر
لباس کے بدلے اُس کے سر پر صرف گھاس و خاردار پودے لپٹے ہوئے۔
،دل دھڑک رہا ہوگا، سر دکھ رہا ہوگا
،نہ کوئی روشنی، نہ کوئی دلجوئی
،نہ کوئی مانوس آواز
،نہ کوئی مدد
نہ کوئی چارہ ساز۔

،خشکی سے کوسوں دور
،پھیلتی ہوئی گہرائیوں میں تنہا
کوئی ہمارا نہ تھا
جو اُس کی عجیب مصیبت پر ترس کھاتا۔

،اور جب خُدا کا کوئی فرزند گمراہی اختیار کرتا ہے
—تو خُدا اُسے اکثر ایسی ہی حالت میں لے آتا ہے
،ایسی حالت میں جہاں وہ اپنی مدد آپ نہیں کر سکتا
،تنہا اور بے یار
جس کا نہ کوئی سہارا ہو
اور نہ کوئی خادم۔

اور اُس کے دل میں بار بار یہی خیال آتا ہے
"ایہ سب میں نے خود اپنے اوپر لایا ہے"
کیا تُو نے ہی یہ اپنے لیے تیار نہیں کیا؟

جیسے کوئی عورت جو اپنے شوہر کے گھر سے بھاگ جائے
اپنا اشیانہ چھوڑ دے
اور اُس مہربان محافظ کو دھوکہ دے
—جس نے اُسے محبت سے سنبھالا تھا
تو اُسے اپنی بدکاری کا کیا پھل ملے گا؟

جب وہ فاقہ زدہ ہو
جب ٹاٹ جیسے کپڑوں سے ہوا اُس کے بدن میں چبھنے لگے
جب اُس کا چہرہ آنسوؤں سے سوچ جائے
اور اُس کی جان غم سے لبریز ہو
تو وہ خود کو ہی ملامت کرے گی
اور پکار اُٹھے گی:

!میں نے یہ سب اپنے ہاتھوں سے کیا ہے"
کاش! میں نے اپنا وہ سادہ سا گھر نہ چھوڑا ہوتا
چاہے وہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو
کاش میں نے اُس شوہر کو نہ چھوڑا ہوتا
جو مجھے چاہتا تھا
جو کبھی کبھی سختی سے بولتا
مگر مجھے اپنی پناہ میں رکھتا۔
کاش میں فرمانبرداری میں زیادہ محتاط ہوتی
"اور شکوہ شکایت سے کم دل لگاتی۔"

—یہی ہے گناہ کا بعد از خیال
جسے دنیا "پچھتاوا" کہتی ہے۔
یونہی بھی اُسی وقت اپنے خُدا کو یاد کرنے لگا
جب اُس کے گناہوں کی شرمندگی نے اُسے گھیر لیا۔

آہ! ہمارا خُدا کیسا مہربان ہے
کہ وہ ہمیں یہ اجازت دیتا ہے
کہ ہم اُسے یاد کریں
اور اُس کی طرف لوٹ آئیں
جب ہم ایسی عبرتناک حالت میں ہوتے ہیں

ایک تاجر نے کبھی ایک گاہک سے
جس کے فضل کا کوئی خاص شکرگزار نہ تھا
...یہی بات کہی تھی

تُو میرے پاس آیا ہے؟ مجھے خوب علم ہے کہ کیوں۔ تُو نے شہر کے ہر دُکان میں جا کر اپنی مطلوبہ چیز حاصل کرنے کی
کوشش کی

اور جب کہیں نہ ملی، تب میرے پاس لوٹا

جسے تُو نے بغیر وجہ ترک کر دیا تھا۔

”سو میں تجھے کچھ نہ دوں گا۔“

مگر خُداوند یوں ہم سے کلام نہیں کرتا۔ وہ ہماری ناشکری کا بدلہ نہیں لیتا۔

،بلکہ فرماتا ہے، ”اے میرے فرزند، اے میرے مفلس و خاک آلود فرزند

،اگرچہ تُو نے اپنا سب کچھ لُٹا دیا، اگرچہ خنزیر کے ساتھ بیٹھ کر خوراک کھائی

،اگرچہ تُو سیاہ ہو گیا ہے، اور ناپاکی سے بھر گیا ہے، تو بھی تُو میرا عزیز بیٹا ہے

،اور میرا دل تیری طرف جھکتا ہے۔“ نہ وہ ملامت کرتا ہے، نہ طعن و تشنیع سے دیکھتا ہے

،بلکہ جب کوئی گناہگار واپس آتا ہے تو باپ کی آغوش اُس کی گردن میں لپٹ جاتی ہے

اور معافی کا بوسہ اُس کے رُخسار پر جُوم لیا جاتا ہے۔ خُدا فرماتا ہے، ”میں تجھے خوب پہچانتا ہوں۔

“میں نے تیرے گناہ بادل کی مانند مٹا دیے، اور تیرے کج رویوں کو گہرے بادل کی مانند چھپا دیا ہے۔

اب اگر یہاں کوئی برگشتہ شخص ہے — اور میں جانتا ہوں کہ کئی ہیں — تو میری یہی دُعا ہے

،کہ خُدا تجھے یونہی کی مانند خطرے میں ڈال دے۔ اور اگر ایسا کرے

تو مجھ سے رحم کی امید نہ رکھ، بلکہ میں خُدا کا شکر گزار ہوں گا

کہ اُس نے تجھ پر یہ نیت کی ہے، کیونکہ یہ محبت کی ہی کوئی تدبیر ہوگی۔

لیکن جب تُو مایوسی کی وادی میں جا پہنچے، تو یونہی کی مانند خُدا کو یاد کر۔

کیا تُو اعتراض کرے گا؟ کیا تُو یہ سمجھے گا کہ خُدا کو یاد کرنے سے تیرا حال بدتر ہوگا؟

،سو یاد کر، کہ تُو کبھی اُس کا فرزند تھا، اور اب بھی وہ تجھے جانتا ہے، وہ جانتا ہے تُو کہاں ہے

جیسے یونہی جانتا تھا کہ مچھلی اُسے کیوں نگل گئی۔ اے عورت، خُداوند تیرے حالات سے واقف ہے۔

!اے میرے گناہ کے ساتھی، وہ جانتا ہے تُو کس حال میں ہے۔ اور یاد رکھ، ابھی تک تُو زندہ ہے

:کتنی بڑی تعجب کی بات ہے کہ اب بھی تُو اُس آواز کو سُن سکتا ہے جو کہتی ہے

”واپس آ، واپس آ، اے برگشتہ، واپس آ“

خُدا ابدی ہے، وہ تبدیل نہیں ہوتا۔ اُس کا عہد اٹل ہے، وہ اُس کو توڑے گا نہیں۔

اگر اُس نے تجھ سے محبت کی ہے، تو اب بھی وہ تجھ سے محبت رکھتا ہے۔

— اگر اُس نے تجھے خریدا، تو تجھے پائے گا۔ پھر واپس آ، وہ تیرا شوہر ہے

!واپس آ! واپس آ! وہ تیرا باپ ہے — واپس آ

!لیکن اے سننے والے، شاید تُو کبھی اُس کا فرزند تھا ہی نہیں

شاید تُو نے صرف زبانی اقرار کیا، اور دل سے کبھی تبدیل نہ ہوا۔

،شاید تُو اُن لوگوں کی صحبت سے پیچھے ہٹ گیا جو خُدا سے ڈرتے ہیں

،کیونکہ تُو کبھی بھی حقیقی تبدیلی کا تجربہ نہ رکھتا تھا۔ اگر ایسا ہے
 ،تو خُدا کی اُس رحمت کو دیکھ، جو وہ گناہگاروں پر ظاہر کرتا ہے
 اور اسی سے حوصلہ پا کر اُس سے دُعا کر۔ اور خُدا کرے کہ وہ اپنے کلام کے ہتھوڑے سے
 تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تاکہ تجھے نجات بخشے، اور یوں اُس کی تمجید تیری نجات میں بہت عظیم ہو جائے۔
 اگرچہ میں نے ایمانداری سے برگشتہ کو مخاطب کرنے کی کوشش کی، لیکن ممکن ہے کہ میں اپنی منزل تک نہ پہنچ سکا ہوں۔
 !آہ! کتنا ہولناک خیال ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے گناہ میں ہلاک ہو، جبکہ تمہیں رہائی کی راہ معلوم ہے
 ،تم میں سے بعض تقویٰ کی گود میں پلے بڑھے۔ ایسے ہیں جو اب آسمان پر ہیں اور اگر وہ روتے
 تو اُن کے آنسو تمہارے چہرے پر گرنے کو ہوتے تمہیں بخوبی یاد ہے کہ کبھی تمہیں بہتر عالم کی اُمید میں تسلی ملتی تھی۔
 تم یہ نہیں کہتے تھے کہ وہ تقویٰ جھوٹا تھا، بلکہ تم اپنے آپ کو گناہگار جانتے تھے۔
 ،خُدا تعالیٰ کی رحمت کے وسیلے سے، اُس کی محبت کے سبب
 !میں تم سے التجا کرتا ہوں— رُک جاؤ
 ،ابلیس کے پیالے سے نہ پیو جبکہ تم خُداوند کے پیالے سے پی چکے ہو
 اور اُس جان کو ہلاکت میں نہ دو جس میں کبھی نجات کی اُمید تھی۔
 ابدیت کی زندگی ایک بہت قیمتی خزانہ ہے جس کے ساتھ کھیل تماشاً نہ کیا جائے۔
 خُدا کا رُوح وہ کرے جو میں نہیں کر سکتا۔ وہ ان باتوں کو اُن دلوں تک پہنچائے
 ،جن کے لیے یہ ارادہ کی گئی ہیں۔ اور اب، ہم اپنے دوسرے حصے کی طرف آتے ہیں
 جہاں ہمیں مخاطب کرنا ہے— لاپرواہ، بے فکر، اور بدکاروں کو۔

II

وہ لوگ جو کبھی بیدار نہ ہوئے—خواہ دنیا کے معیار کے مطابق نیک ہوں یا بدکار۔ :
 ،یونہی نے خُدا کو اُس وقت تک یاد نہ کیا جب تک اُس کی جان اُس کے اندر غش نہ کھانے لگی
 اور بے باک گناہگار بھی عموماً اُس وقت تک خُدا کو یاد نہیں کرتا
 ،جب تک شریعت کی سختی
 ،یا درد و سزا کی مصیبت
 اُسے بے بس نہ کر دے
 اور اُس کی جان ناتوانی سے لبریز نہ ہو جائے۔
 اب میری اُمید ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ
 اسی کمزوری کو محسوس کریں گے۔

اُس ناتوانی کیسی ہوتی ہے
 جو رُوح القدس کی مقدس تربیت میں پڑنے والے دلوں کو محسوس ہوتی ہے؟

یہ ایک ہولناک ناتوانی ہے
اپنے موجودہ حال پر۔

میں ایک ایسے شخص کا تصور کر سکتا ہوں
، جو ایک پہاڑی کے کنارے لیٹا ہو
اور نیند میں بے خبر ہو جائے۔
، اچانک بیدار ہونے پر
، وہ خود کو کھائی کے دہانے پر پاتا ہے
جہاں نیچے نوکیلے پتھر اور کھولتا ہوا سمندر اُس کی نگاہ میں ہوتے ہیں۔

، جب وہ اپنی حالت اور خطرے کو جان لیتا ہے
تو اُس کے اعصاب کانپ اٹھتے ہیں۔
ایسا ہی حال اُس گناہگار کا ہوتا ہے
جو یکایک بیدار ہو کر
اپنے ہولناک انجام کو دیکھتا ہے۔
، وہ دیکھتا ہے کہ وہ ابدی غضب کی کھائی پر کھڑا ہے
جہاں ایک غضبناک خدا کا تلوار لہرایا جاتا ہے
جو تھوڑی دیر میں اُس کے دل میں پیوست ہو جائے گی۔

یہاں ہر ایک بے تبدیل شخص
، دوزخ کے دہانے پر ایک کمزور تختے پر کھڑا ہے
اور وہ تختہ سڑا ہوا ہے؛
، وہ ایک رسی سے معلق ہے
جس کے تار ہر لمحہ ٹوٹ رہے ہیں۔

اگر کوئی شخص اس انجام کو سمجھ لے
، اور اُسے اپنے وجود میں محسوس کرے
تو اُس کا غش کھا جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

یہ ناتوانی اُس ہول سے بھی جنم لیتی ہے
جو آئندہ آنے والی دہشتوں سے پیدا ہوتی ہے۔
اُس مسافر جہاز کا تصور کرو
، جو کھلے سمندر میں غرق ہو چکا
اور اُس کے سواروں کو یہ احساس ہوا
کہ وہ زندہ نگل لیے جائیں گے
! اور نہ معلوم کہاں جا گریں گے

، ایسے وقت میں
، جب موت کی وحشت قریبی ہو
کون دل کو کمزور ہونے سے روک سکتا ہے؟

، اسی طرح
، جب خدا طوفان کی آواز سے جان کو جگاتا ہے
تو وہ چاروں طرف الہی غضب کے سمندر کو دیکھتی ہے
جو اُسے نگلنے کو ہے۔
، ہلاکت یافتہ ارواح کی چیخیں اُس کے دل کو دہلا دیتی ہیں
: اور وہ اپنے آپ سے کہتی ہے
، میں بھی بہت جلد ان آہوں میں شامل ہوں گا”
میری آواز بھی اُن غمزدہ صداؤں میں مل جائے گی؛
، مجھے اُس کے حضور سے دور کر دیا جائے گا
”اور تلوار میرے پیچھے دوڑتی ہوگی۔“

تب اُس جان پر عدالت کے اندیشے سے غش طاری ہو جاتا ہے۔

گناہگار کی جان ناتوان ہوتی ہے، اور یہ ناتوانی اُس کی کمزوری کے احساس سے جنم لیتی ہے۔

— "میں کچھ نہیں کر سکتا کہ اس ہلاکت کو روک سکوں"

یہی اُس کے دل میں غالب خیال ہوتا ہے جب اُس پر غشی طاری ہوتی ہے۔

جب گناہگار ابھی جاگا نہیں ہوتا، تو وہ سمجھتا ہے کہ نجات پانا دنیا کا آسان ترین کام ہے۔

وہ گمان کرتا ہے کہ مسیح کے پاس آ کر اطمینان پانا ایسا ہی آسان ہے جیسے انگلی چٹکانا۔

لیکن جب خُدا اُس کے ساتھ معاملہ کرتا ہے، تو وہ کہتا ہے، "میں ایمان لانا چاہتا ہوں

لیکن مجھ سے نہیں ہوتا،" اور وہ پکار اٹھتا ہے، "اے خُدا، مجھے ایمان لانا

"!تیری شریعت پر عمل کرنے جتنا ہی ناممکن دکھائی دیتا ہے، جب تک تُو خود میری مدد نہ کرے

، کبھی وہ سوچتا تھا کہ خود کو سنوار لے گا، اور فرشتوں کی مانند پاکیزہ ہو جائے گا

:مگر اب وہ جان لیتا ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا، اور وہ ناتوانی سے چیخ اٹھتا ہے

"!اے خُدا، میں کیسا مفلس، بے بس، اور بے سہارا مخلوق ہوں"

اور بعض اوقات اُس پر ایسی ناتوانی چھا جاتی ہے جسے میں ہولناک ناتوانی ہی کہہ سکتا ہوں۔

مجھے خوب یاد ہے جب میں خود اُس حالت میں تھا! میں نے سوچا کہ دعا کو چھوڑ دوں

، کیونکہ دعا بے اثر لگتی تھی، لیکن پھر بھی دعا سے باز نہ رہ سکا، مجھے دعا کرنا پڑا

، اگرچہ محسوس ہوتا تھا کہ دعا کر ہی نہیں رہا۔ میں نے کہا، "اب میں انجیل سننے نہیں جاؤں گا

اس میں میرے لیے کچھ بھی نہیں"، پھر بھی انجیل کی منادی کی ایک کشش تھی

، جو مجھے مجبور کرتی تھی کہ میں سننے جاؤں۔ میں نے سنا کہ مسیح گناہگاروں پر مہربان ہے

، مگر میں یقین نہ کر سکا کہ وہ مجھ پر بھی مہربان ہو گا۔ وعدہ ہو یا وعید

دونوں یکساں لگتے تھے — بلکہ مجھے وعید زیادہ اچھی لگتی تھی؛

کیونکہ وعید میرے گناہوں کے شایانِ شان تھی اور میرے دل میں کسی قدر جنبش پیدا کرتی تھی۔

مگر جب وعدہ سُنتا، تو دل سہم جاتا کہ یہ تو میرے کسی کام کا نہیں، میں تو پہلے ہی مجرم ٹھہرا ہوں۔

جہنم کے دکھوں نے مجھے آپکڑا، اور میری جان ابدی ہلاکت کے سائے سے بری طرح تڑپ رہی تھی۔

میں نے کچھ عرصہ قبل ایک نوجوان مُبشّر کے ایمان چھوڑنے کی خبر سُنی، اور میں نے اُس کے لیے دُعا کی۔

تمہارا کیا خیال ہے، میری دعا کا مضمون کیا تھا؟ میں نے دُعا کی کہ خُدا اپنی قدرت کا بوجھ

، اُس پر رکھ دے، کیونکہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ جو شخص خُدا کے ہاتھ کا بوجھ ایک بار محسوس کرتا ہے

وہ پھر کبھی اُس کے وجود، اُس کی بادشاہی، یا قدرت میں شک نہیں کرتا۔

اے بھائیو، یقین رکھو، ایک ایسی اذیت ہے جسے بیان کرنا ممکن نہیں، اور کوئی انسان زیادہ دیر تک

اُسے برداشت نہیں کر سکتا بغیر عقل کھوئے۔ اور خُدا یہی اذیت بعض لوگوں کو اس لیے دیتا ہے

، تاکہ اُن کے دل میں گناہ کی محبت کو کچل دے، اُن کے اپنے راستبازی کے گھمنڈ کو مٹا دے

اور انہیں اپنی محتاجی کا شعور بخشے بعض آدمی کسی اور طریق سے کبھی بھی نہ لائے جا سکتے۔

شاید میں اُنہی لوگوں سے مخاطب ہوں جن کا حال میں بیان کر رہا ہوں۔ میری دلی اُمید ہے کہ ایسا ہی ہے۔

تم خُدا کے ہاتھ کو محسوس کر رہے ہو؛ اُس کا سارا بوجھ تم پر ہے، اور تم اُس کے نیچے یوں پس رہے ہو

:جیسے ایک پتنگا انگلی کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ اب میرے پاس تمہارے لیے خُدا کا پیغام ہے

، جب یوناہ تمہاری مانند حالت میں تھا، تو اُس نے اپنے خُدا کو یاد کیا۔ بتاؤ، اے غمگین دل

تم کیا کہتے ہو؟ کیا تم بھی

اپنے خُدا کو یاد کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟

جس حال کی میں تمثیل بیان کرنے کو ہوں، وہ عیناً یوحنا نیوٹن کا نہیں، مگر اُس کی سوانح سے ہی میں یہ تصویر کشی کرتا ہوں۔

ایک جوان ہے جس کا باپ نہایت نیک اور مقدس ہے۔ جب وہ جوانی کو پہنچتا ہے تو اُسے اپنے والد کا پیشہ ناپسند ہوتا ہے، وہ اُس کو گوارا نہیں کرتا، پس وہ اپنے باپ سے یوں گویا ہوتا ہے

"اگرچہ میں تیرے اقتدار کے زیر ہوں، تو بھی میں اپنی مرضی پوری کروں گا۔ اوروں کو عیش و عشرت میسر ہے، سو میں بھی" اپنی خواہش پوری کروں گا؛ اور چونکہ تیرے سایہ شفقت میں یہ ممکن نہیں، پس میں کہیں اور اپنی من مانا راہ اختیار کروں گا۔

وہ سمندر کی راہ لیتا ہے۔ لیکن جیسے ہی وہ جہاز میں ہوتا ہے، جلد ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ زندگی اُس کے مزاج کی نہیں۔ کام اُس کے لیے اجنبی اور کٹھن ہوتا ہے، مگر پھر بھی وہ پیچھے نہیں ہٹتا۔ پہلی بندرگاہ پر پہنچتے ہی، وہ اپنی شہوتوں کو کھلا، چھوڑ دیتا ہے۔ کہتا ہے: "با! یہ ہے زندگی! یہ اُس قید سے کہیں بہتر ہے جو میرے باپ کے گھر میں تھی

جہاں ماں کے آنچل سے بندھا رہنا پڑتا تھا۔ مجھے تو خوشی کی زندگی چاہیے، یہی میری مرضی کے لائق ہے، جناب!" پھر وہ دوبارہ جہاز پر سوار ہوتا ہے

— اور جس بندرگاہ پر جہاز لنگر انداز ہوتا ہے، وہ جگہ اُس کی بدکاریوں کی گزرگاہ بن جاتی ہے قسمیں کھانا، شراب پینا

، اُس کی عادت ہو جاتی ہے، اور جب وہ انگلستان واپس آتا ہے تو اُس کے منہ سے دین کے خلاف تلخ کلمات جاری ہوتے ہیں

اور اپنے باپ کے ایمان اور ضمیر کی نزاکتوں کو ہنسی میں اُڑاتا ہے۔ ایسا ہوتا ہے کہ ایک دن

، ایک سخت طوفان آ جاتا ہے۔ اُسے پانی نکالنے کے کام پر لگا دیا جاتا ہے، اور جیسے ہی وہ سانس لیتا ہے

پھر سے کام پر لگایا جاتا ہے، کیونکہ جہاز غرق ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ ہر آدمی کو لگاتار گھنٹوں مشقت کرنا پڑتی ہے۔

تیز آندھی ہے، بھاری طوفان ہے۔ آخرکار ملاحوں کو بتایا جاتا ہے کہ اب کوئی نجات ممکن نہیں، سامنے چٹانیں ہیں اور جہاز اُن پر چڑھنے والا ہے۔ وہ اپنے آپ کو مستول سے باندھ لیتا ہے، اور رات بھر، پھر اگلے دن، اور اُس کے بعد کے دن،

وہ بے یقینی کی حالت میں پانیوں پر ڈولتا رہتا ہے۔ اب اُس کا ضمیر کچھ کچھ جاگتا ہے، اُسے اپنے ماں باپ کی یاد سताتی ہے؛ مگر وہ کسی چھوٹی سی بات پر ٹوٹنے والا نہیں۔ اُس کا دل سخت ہے، اور وہ اب بھی نہ جھکتا ہے۔

آخر وہ ساحل پر آ لگتا ہے، اور وہاں کا قبیلہ جاہل اور وحشی ہوتا ہے۔ وہ اُسے پناہ دیتے ہیں

— اُسے خوراک مہیا کرتے ہیں

— اگرچہ وہ نہایت قلیل ہوتی ہے

اور کچھ ہی دیر بعد اُسے غلام بنا دیا جاتا ہے۔

اُس کا آقا سخت گیر نکلتا ہے، اور اُس کی بیوی تو خاص طور پر ظالم۔ وہ نہایت تھوڑا کھاتا ہے

اکثر مار کھاتا ہے؛ پھر بھی وہ صبر کرتا ہے اور بہتر دنوں کی امید میں رہتا ہے۔

مگر بھوک سے نیم جان، مشقت سے چور، اُس کا بدن لاغر ہو جاتا ہے، اور عقل و شعور کمزور پڑ جاتا ہے۔

تعجب کی بات نہیں کہ وہ بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔ اب اُسے سنبھالنے والا کون؟

اُس کا تیمار دار کون ہو؟ کوئی دوست نہیں، کوئی شفیق نہیں۔ وہ کتے کی مانند رکھا جاتا ہے؛

کوئی اُس کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ وہ ہل بھی نہیں سکتا، نہ پی اُٹھ سکتا ہے۔ رات کی تنہائی میں

پانی کی ایک بوند کے لیے ترستا ہے، مگر اُسے یقین ہو جاتا ہے کہ وہ پیاسا ہی مر جائے گا۔

وہ پکار اُٹھتا ہے، مگر سننے والا کوئی نہیں۔ اُس کی دردناک فریاد بے جواب رہتی ہے۔

"اُتب وہ سوچتا ہے: "اے خُدا، اگر میں اپنے باپ کے گھر واپس لوٹ سکوں

اور تب، جب وہ مکمل مایوسی کی حالت میں ہوتا ہے، تو اُسے اپنے گھر کی یاد آتی ہے۔

اب جو کچھ یوحنا نبوٹن کے معاملے میں ہوا، وہی کچھ بہت سے گناہ گاروں کے ساتھ بھی ہوتا ہے، اور ہو چکا ہے۔ وہ کبھی خدا کے پاس واپس نہیں آنا چاہتا تھا، مگر آخرکار اُسے یہ احساس ہوا کہ کہیں اور جانے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ وہ مکمل "مایوسی میں مبتلا ہو گیا۔ اس کٹھن وقت میں اُس کا دل کہتا ہے، "اے کاش! میں خدا کو پاتا

اب غور سے سنو، میں تمہیں ایک کہانی سناؤں گا۔ بہت سے ملاح سمندر کی راہ لیتے ہیں۔ روانگی کے وقت مالک کہتا ہے، "دیکھو، میں نے ایک زندگی بچانے والی کشتی خریدی ہے، اسے جہاز پر رکھ دو۔" وہ جواب دیتے ہیں، "نہیں، کبھی نہیں! ہم زندگی بچانے والی کشتیوں پر ایمان نہیں رکھتے، یہ نئی نئی چیزیں ہیں۔ ہم ان کو نہیں سمجھتے اور ہم کبھی بھی ان کا استعمال نہیں کریں گے۔" اسے جہاز پر رکھ دو اور وہاں پڑا رہنے دو، "کپتان کہتا ہے۔ "بہر حال، کپتان،" بوٹس وین کہتا ہے، "یہ تو بے وقوفی کی کشتی ہے، کیا خیال تھا مالک کا اس کو جہاز پر رکھنے کا؟

جہاز کے پرانے ملاح جب ڈیک پر چلتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں، "اُہ! میں نے اپنی زندگی میں ایسی چیز کبھی نہیں دیکھی! بن بولٹ کو زندگی بچانے والی کشتی ساتھ لے جاتے دیکھو! ہم ایسی بیکار چیزوں پر یقین نہیں رکھتے!" ابھی اچانک ایک تیز ہوا چلتی ہے، وہ طوفان میں تبدیل ہو جاتی ہے، ایک آندھی، ایک سمندری طوفان، ایک مکمل طوفان! "اب زندگی بچانے والی کشتی

نیچے اتار دو، کپتان!" "نہیں، نہیں، یہ بکواس ہے!" زندگی بچانے والی کشتی نیچے اتار دو! نہیں، باقی کشتیوں کو نکالا جاتا ہے، مگر وہ ایک کے بعد ایک ٹوٹ کر الٹ جاتی ہیں۔ پھر ایک اور کشتی نکالی جاتی ہے، وہ طوفان میں نہ ٹھہر پاتی ہے۔ اوہ کشتی لہروں کی چوٹی تک پہنچتی ہے، اور الٹی ہو جاتی ہے، نیچے اوپر ہو جاتا ہے۔ اب ان کا کیا بنے گا

ہم کیا کریں گے، کپتان؟ "زندگی بچانے والی کشتی آزماؤ، بوٹس وین۔" بالکل اسی طرح، جب ہر سپار ٹوٹ جائے، جب باقی تمام کشتیوں کو سمندر میں بہا دیا جائے، اور جب جہاز غرق ہونے کو ہو، تو وہ زندگی بچانے والی کشتی پر سوار ہو جائیں گے۔ تو یہ ہو گا۔ خدا تمہاری ہر کشتی کو سمندر میں بہا دے، وہ تمہاری کشتی کو تباہ کرے، اور تمہیں زندگی بچانے والی کشتی پر سوار ہونے کے لیے مجبور کرے۔ مجھے ڈر ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ کبھی مشورہ نہیں لیں گے جب تک کہ تم بحران تک نہ پہنچو۔ تب اللہ ایسا طوفان بھیجے کہ تم مسیح کی طرف لوٹنے پر مجبور ہو جاؤ۔ جب یہ ہو جائے، تو کوئی طوفان تمہیں کبھی خوف میں مبتلا نہیں کرے گا۔ جب یہ ہو جائے، چاہے سب سے بلند طوفان بھی گرجے، تم محفوظ ہو، تمہارے ساتھ کشتی میں مسیح موجود ہیں۔

چند اور باتیں، اور میں تمام کروں گا۔ خدا نے خوشی سے اپنے پیارے بیٹے، اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا کہ وہ ایک خوفناک موت مرے، نہ تو راستبازوں کے لیے، بلکہ گناہ گاروں کے لیے۔ یسوع مسیح دنیا میں آئے تاکہ وہ گمشدہ کو ڈھونڈیں اور بچائیں۔

اگر تم گناہ گار ہو، تو تم وہ قسم کے لوگ ہو جنہیں مسیح نے بچانے کے لیے آیا۔ اگر تم گمشدہ ہو، تو تم وہ قسم کے انسان ہو جنہیں یسوع مسیح نے ڈھونڈنے کے لیے آیا۔ تمہاری موجودہ غم کی تسلی لو، کیونکہ یہ ایک اشارہ ہے کہ تم وہ قسم کے لوگ ہو جنہیں مسیح برکت دے گا۔ تمہاری مایوسی تمہیں مایوسی سے نکالے، کیونکہ جب تم مایوس ہوتے ہو، تب تمہارے لیے امید ہے۔

جب تم کچھ نہیں کر سکتے، خدا سب کچھ کرے گا۔ جب تم اپنے ذاتی فریبوں سے خالی ہو، تو مسیح کے لیے تمہارے دل میں جگہ ہے۔ جب تم ننگے ہو، تو مسیح کے کپڑے تمہارے لیے فراہم کیے گئے ہیں۔ جب تم بھوکے ہو، تو وہ روٹی جو آسمان سے آتی ہے، تمہارے لیے فراہم کی جاتی ہے۔ جب تم پیاسے ہو، تو زندگی کا پانی تمہارا ہے۔ تمہاری یہ دل کی ٹوٹ پھوٹ، یہ دہشت، یہ خوف، یہ بے بسی، تمہیں صرف یہ کہنے کی طرف لے جائے کہ، "میں وہ ہوں جسے مسیح نے اپنے پاس بلایا۔ میں اس کے پاس جاؤں گا، اور اگر میں ہلاک ہوں، تو میں صرف وہیں ہلاک ہوں گا،" اور اگر تم یسوع پر بھروسہ کرو، تو تم کبھی ہلاک نہیں ہو گے، نہ کوئی تمہیں اُس کے ہاتھ سے چھین سکے گا۔ خدا کرے کہ تم یہاں اور اب اُس پر بھروسہ کرو۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ سپرجن

یوحنا 14:20-21

یہ ایک ایسا باب ہے جسے میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں سے اکثر لوگ دل سے جانتے ہیں، تسلی سے بہرا ہوا، خوشی کا ایک دریا۔

یاد رکھو کہ ہمارے آقا نے یہ اپنے عزیز ترین لوگوں سے کہا تھا—جو اُس کے قریب تھے۔ یہ عوام کے لیے نہیں تھا۔ یہ دنیا کے لیے کوئی وعظ نہیں تھا۔ یہ ان لوگوں کے لیے خطاب تھا جو اُس کے ساتھ رہے تھے اور اب غمگین تھے کیونکہ وہ انہیں —ایک خونخوار موت سے چھوڑنے والے تھے۔ تو وہ اس طرح شروع کرتے ہیں

آیت 1: تمہارا دل غمگین نہ ہو: تم خدا پر ایمان لائے ہو، مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔

تم نے خدا پر ایمان لایا ہے، جسے تم نے کبھی نہیں دیکھا۔ جب تم مجھے نہیں دیکھ سکتے، تب مجھ پر ایمان لاؤ۔ ایمان لاؤ کہ "میں ابھی بھی ہوں—کہ میں ابھی بھی تمہارے بھلے کے لیے کام کر رہا ہوں۔ تم نے خدا پر ایمان لایا ہے، حالانکہ اس نے اپنی ذات کو تمہارے سامنے میری طرح ظاہر نہیں کیا۔ اب جب تم مجھے نہیں دیکھ پا رہے ہو، تو مجھ پر ایمان لاؤ جیسے تم غیر مرئی خدا پر ایمان لاتے ہو۔" ہمارے لیے یہ اچھا ہے کہ ہم مسیح پر وہی ایمان رکھیں جو ہم ابدی خدا پر رکھتے ہیں۔ یہی ہمارے دل کی پریشانی کا علاج ہے۔ تمہیں دل کی پریشانی ہو گی جب تک کہ تم خدا پر بہت ایمان نہ رکھو۔ "تمہارا دل غمگین نہ ہو۔ تم خدا پر ایمان لائے ہو، مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔"

آیت 2: میرے باپ کے گھر میں بہت سی جگہیں ہیں: اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تم سے کہہ دیتا۔ میں تمہارے لیے جگہ تیار کرنے جا رہا ہوں۔

ہمارا آقا جا رہا تھا، لیکن وہ ایک مقصد کے ساتھ جا رہا تھا، اور ایک عظیم مقصد کے ساتھ—ایک ایسا مقصد جو اس کے عزیز ترین لوگوں کے ابدی مستقبل سے تعلق رکھتا تھا۔ "میں تمہارے لیے جگہ تیار کرنے جا رہا ہوں۔"

آیت 3: اور اگر میں جا کر تمہارے لیے جگہ تیار کروں، تو میں پھر آ کر تمہیں اپنے پاس لے لوں گا؛ تاکہ جہاں میں ہوں، وہاں تم بھی ہو۔

اور وہ پھر آئے گا، عزیزو۔ یہی ہماری سب سے بڑی امید ہے۔ ہم اس کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ بہت میٹھا ہے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ اگر ہم اس کی آمد سے پہلے مر جائیں تو ہم ہمیشہ کے لیے خداوند کے ساتھ ہوں گے، لیکن پھر بھی خدا کے لوگوں کی امید خداوند کی آمد ہے، مردوں کا جی اٹھنا—اس کا اپنے تمام مخلصوں کو اپنے پاس لینے کا وعدہ تاکہ وہ ہمیشہ کے

لیے اس کے ساتھ رہیں۔
آیت 4: اور جہاں میں جا رہا ہوں تم جانتے ہو، اور راستہ تم جانتے ہو۔

ہم جانتے ہیں کہ مسیح کہاں گئے ہیں۔ ہر قدم پر ہم ان کی پیروی کر سکتے ہیں۔ وہ راستہ ہم جانتے ہیں۔ ہمیشہ ہمارے دلوں کو تسلی ہوتی ہے جب ہم یہ جانتے ہیں کہ ہمارا دوست کہاں گیا۔ ہم سب کچھ جانتے ہیں۔ ایک ماں مجھے بتاتی ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کو بارہ مہینوں سے نہیں دیکھا، اور اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا۔ یہ غم ہے، لیکن جب ہم یہ جانتے ہیں کہ ہمارا بیٹا دنیا کے دوسرے طرف گیا ہے، اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کیوں گیا ہے، کہاں گیا ہے، اور اس کا کیا نتیجہ ہو گا، تو ہمیں بہت "تسلی ہوتی ہے۔ تو یسوع نے فرمایا، "جہاں میں جاتا ہوں، تم جانتے ہو، اور راستہ تم جانتے ہو۔"

"آیت 5: توماس نے اس سے کہا، "خداوند، ہم نہیں جانتے کہ تو کہاں جا رہا ہے؛ اور ہم کس طرح راستہ جان سکتے ہیں؟ ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسا ہوتا ہے جس نے سبق نہیں سیکھا۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ صرف توماس نہیں ہے، بلکہ بہت سے توماس ہیں جنہیں ابھی تک کہنا پڑتا ہے، "ہم نہیں جانتے۔" اگرچہ مسیح خود معلم تھے، ہم ہمیشہ غریب شاگرد ہوتے ہیں۔

"آیت 6: یسوع نے اس سے کہا، "میں ہوں راستہ، سچائی اور زندگی؛ کوئی شخص باپ کے پاس نہیں آ سکتا، سوائے میرے۔ مسیح کے بغیر کچھ بھی اچھا نہیں ہے۔ جو مسیح سے نفرت کرتے ہیں، وہ بہت جلد خدا سے بھی نفرت کرنے لگتے ہیں۔ وہ انجیل کے مسیح کو رد کرتے ہیں، اور وہ بہت جلد خدا کو تخلیق سے بھی مٹا دیتے ہیں، اور کسی بھی طرح یا طریقے سے باپ کے پاس آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے مسیح کے۔ وہ باپ کے پاس گئے ہیں، لیکن وہ باپ کے پاس آنے کا راستہ بھی ہیں۔

آیت 7-8: "اگر تم مجھے جانتے، تو تم میرے باپ کو بھی جان لیتے؛ اور اب سے تم اُسے جانتے ہو، اور اُسے دیکھ چکے ہو۔" فلپیوس نے اس سے کہا، "خداوند، ہمیں باپ کو دکھا، اور یہی ہمارے لیے کافی ہو گا۔ ایک فلپیوس بھی ہے جیسا کہ ایک توماس۔ ایسا نہیں لگتا کہ، حتیٰ کہ مسیح معلم ہوں، ہم زیادہ کچھ سیکھ پائیں گے جب تک کہ روح القدس نہ ہو۔ سب سے بڑی برکت، آخر کار، مسیح کی جسمانی موجودگی نہیں ہے، حالانکہ ہم اس سے کچھ سیکھتے ہیں، بلکہ یہ روح القدس کا رہنا اور تعلیم دینا ہے، جس کی ہمیں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

آیت 9-11: یسوع نے اس سے کہا، "کیا میں اتنے وقت تک تمہارے ساتھ رہا ہوں، اور پھر بھی تم نے مجھے نہیں جانا، فلپیوس؟ جو شخص مجھے دیکھ چکا ہے، اُس نے باپ کو دیکھا ہے؛ تو پھر تم کیوں کہتے ہو، ہمیں باپ کو دکھا؟ کیا تم یہ نہیں مانتے کہ میں باپ میں ہوں، اور باپ مجھ میں ہے؟ جو باتیں میں تم سے کہتا ہوں، وہ میں اپنے آپ سے نہیں کہتا؛ بلکہ باپ جو مجھ میں رہتا ہے، وہ کام کرتا ہے۔ تم مجھ پر ایمان لاؤ کہ میں باپ میں ہوں، اور باپ مجھ میں ہے؛ یا پھر ان کاموں کی وجہ سے ایمان لاؤ جو میں کرتا ہوں۔"

مسیح اور باپ کے درمیان ابدی اتحاد کو ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔ وہ خود کو مغموم کر دیتے ہیں، لیکن محبوب بیٹا یہ چاہتا ہے کہ ان کے الفاظ صرف اپنے نہیں ہیں، بلکہ باپ سے آتے ہیں۔ میں یہ نوٹ کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کس طرح مختلف ہے ان لوگوں سے جو مسیح کے خادم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہیں اصلی ہونا چاہیے، انہیں بڑے مفکر ہونا چاہیے۔ آج کل ہر شخص اپنا اپنا انجیلی پیغام بناتا ہے، لیکن نجات دہندہ کوئی اصلی نہیں تھا۔ سب سے عظیم عقل ہونے کے باوجود، وہ کہتے ہیں، "جو باتیں میں تم سے کہتا ہوں، وہ میں اپنے آپ سے نہیں کہتا، بلکہ باپ جو مجھ میں رہتا ہے، وہ کام کرتا ہے۔ تم مجھ پر ایمان لاؤ کہ میں باپ میں ہوں، اور باپ مجھ میں ہے؛ یا پھر ان کاموں کی وجہ سے ایمان لاؤ جو میں کرتا ہوں۔"

آیت 12: "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں، جو مجھ پر ایمان لائے گا، وہ وہ کام کرے گا جو میں کرتا ہوں؛ اور ان سے بھی بڑے کام کرے گا؛ کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جا رہا ہوں۔"

جب آقا یہاں اپنی ذلت میں تھے، انہوں نے چند غریب یہودیوں کو شفا دی، اور یہاں اور وہاں ایک مردہ کو زندہ کیا، لیکن انہوں نے جان بوجھ کر اپنی الوہیت کی عظمت کو پردے میں رکھا۔ لیکن اب جب وہ بلند ہو گئے ہیں، وہ اپنے خادموں کے ذریعے ان سے زیادہ عظیم عجیب کام کرتے ہیں جتنا انہوں نے خود ذاتی طور پر کیا، کیونکہ انہوں نے چند غریب ماہی گیروں سے کہا، "جاؤ اور رومی سلطنت کو توڑ دو،" اور انہوں نے ایسا کیا۔ انہوں نے انجیل کی منادی کی، اور جو بتوں کے خدا تھے، جو صدیوں سے اپنے تختوں پر بیٹھے تھے، وہ ان کے قدموں میں گر گئے۔ اور ابھی خدا کے کلیسیا کے لیے اور بڑی فتحیں منتظر ہیں۔ تمہیں ہمارے گذشتہ اوقات کو پیمانہ نہیں بنانا چاہیے، بلکہ ایمان لاؤ کہ "ان سے بھی بڑے کام تم کرو گے، کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جا رہا ہوں۔"

"آیت 13: "اور جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے، وہ میں تمہارے لیے کروں گا، تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔"

ہم دعا کی طاقت پر اتنا یقین نہیں رکھتے۔ کبھی کبھار مجھے حیرانی ہوتی ہے جب میں اچھے لوگوں سے ملتا ہوں، جو بلاشبہ اچھے لوگ ہیں، اور وہ ابھی تک اس بات کو ایک نئی چیز کے طور پر دیکھتے ہیں کہ ہمیں یہ یقین کرنا چاہیے کہ خدا ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ لیکن یہ مسیحی تجربہ کا بنیادی اصول ہے۔ ہم بغیر عرش رحمت کے کیسے زندہ رہ سکتے ہیں؟ اور اگر وہ

عرش رحمت محض ایک فریب ہو، اور دعا صرف ایک نیک لیکن بے کار عمل ہو، تو پھر مسیحی مذہب میں کیا ہے؟ ہم نے کچھ بہت عقل مند لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ دعا بلا شبہ ان لوگوں کے لیے فائدہ مند ہے جو اسے کرتے ہیں، لیکن یہ ماننا کہ اس کا خدا کے ذہن پر کوئی اثر پڑتا ہے، یہ فضول بات ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے، بھائیو، کہ وہ ہمیں سب کو بیوقوف سمجھتے ہیں؟ انہیں ایسا کرنا ہی پڑتا ہے، کیونکہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کوئی بھی بیوقوف شخص دعائیں کرتا رہے گا اگر وہ یہ نہیں مانتا کہ اس کا خدا کے ذہن پر کچھ اثر پڑتا ہے، اور کہ یہ دعا خدا کے ساتھ کامیاب ہو جاتی ہے؟

میں اتنا ہی جلدی اپنے کمرے کی کھڑکی سے آدھے گھنٹے تک سیٹی بجانے کے لیے کھڑا ہو جاؤں گا، جتنا کہ میں آدھے گھنٹے تک گھنٹے ہو کر دعا کروں گا، اگر اس کا کوئی نتیجہ نہ آئے، اور ایسا ہر سمجھدار شخص کرے گا۔ لیکن ہم یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ خدا دعا سنتا ہے۔ ہم یہ نہیں تصور کر سکتے کہ ہمارا خداوند ہمیں دھوکہ دے گا، اور وہ ایسا کرتا اگر یہ بات درست نہ ہو، کیونکہ وہ فرماتا ہے، "جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے، وہ میں تمہارے لیے کروں گا، تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔"

"آیت 14: "اگر تم میرے نام سے کچھ مانگو گے، تو میں اسے کروں گا۔ لیکن ایسی بہت سی دعائیں ہیں جو مسیح کے نام تک نہیں پہنچتیں۔ یہاں تک کہ مسیح کی خاطر دعا کرنا بھی مسیح کے نام میں دعا کرنے کے برابر نہیں ہے۔ اگر میں کسی شخص کے نام پر کاروبار کرتا ہوں، تو یہ صرف اپنی ذات کے لیے کاروبار کرنے سے مختلف ہے۔ لیکن جب تمہیں مسیح کے نام کا استعمال کرنے کا اختیار ملتا ہے—جیسے تم اس کا دستخط اپنے چیک پر لکھ رہے ہو—اس وقت دعا میں کتنی طاقت ہے! "اگر تم میرے نام سے کچھ مانگو گے، تو میں اسے کروں گا۔"

لیکن تم ہر چیز مسیح کے نام سے نہیں مانگ سکتے۔ تمہیں بعض دعاؤں سے پیچھے ہٹنا پڑے گا، اور کہنا پڑے گا، "نہیں، مسیح مجھے کبھی بھی اس پر اپنا نام لگانے کا حکم نہیں دیں گے۔" تم دیکھتے ہو، دعا کی عالمگیریت پر ایک برکت والا چیک ہے—جو بہت ضروری اور مفید چیک ہے—کیونکہ ہم کچھ چیزیں اس عجیب نام سے نہیں مانگنے کی جرات کریں گے۔

آیت 15-17: "اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو، تو میرے احکام پر عمل کرو۔ اور میں باپ سے دعا کروں گا، اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا دے گا، تاکہ وہ تمہارے ساتھ ہمیشہ کے لیے رہ سکے؛ یعنی سچائی کا روح، جسے دنیا قبول نہیں کر سکتی، کیونکہ وہ اسے نہیں دیکھتی، نہ اسے جانتی ہے۔ لیکن تم اسے جانتے ہو؛ کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے، اور تمہارے اندر ہو گا۔"

وہ رسولوں کے ساتھ رہتا تھا، لیکن وہ ان کے اندر اس وقت تک نہیں تھا جب تک مسیح مردوں میں سے نہیں جی اُٹھا۔ لیکن اب تم اور میں اس کی مسیح میں سکونت کو جانتے ہیں۔ اُس نے ہمارے بدنوں کو روح القدس کے معبد بنانے کے لیے بنایا ہے۔

آیت 18: "میں تمہیں بے آسرا نہیں چھوڑوں گا؛

"یتیم۔"

"آیت 18: "میں تمہارے پاس آؤں گا۔"

وہ یہ اپنے روح کے ذریعے کرتا ہے، لیکن پھر بھی وہ اس سے زیادہ مراد رکھتا ہے۔ یہ صرف روحانی آنا نہیں ہے؛ یہ ذاتی "طور پر آنا ہے۔" میں تمہارے پاس آؤں گا۔

آیت 19-20: "اب تھوڑی دیر، اور دنیا مجھے پھر نہیں دیکھے گی؛ لیکن تم مجھے دیکھو گے؛ کیونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی "زندہ رہو گے۔ اُس دن تم جان لو گے کہ میں اپنے باپ میں ہوں، اور تم مجھ میں ہو، اور میں تم میں ہوں۔"

عظیم اتحاد—مسیح باپ میں، ہم مسیح میں، اور مسیح ہم میں۔ کون یہ سمجھتا ہے؟ وہی جو روح القدس کی تعلیم سے سکھایا گیا ہو۔